قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵	۲۵ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش	۳ جمادی الثانی ۱۳۶۶ ھ	۲۵ اپریل ۱۹۴۷ ء	نمبر ۹۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

آج بعد نماز مغرب تا عشا حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ
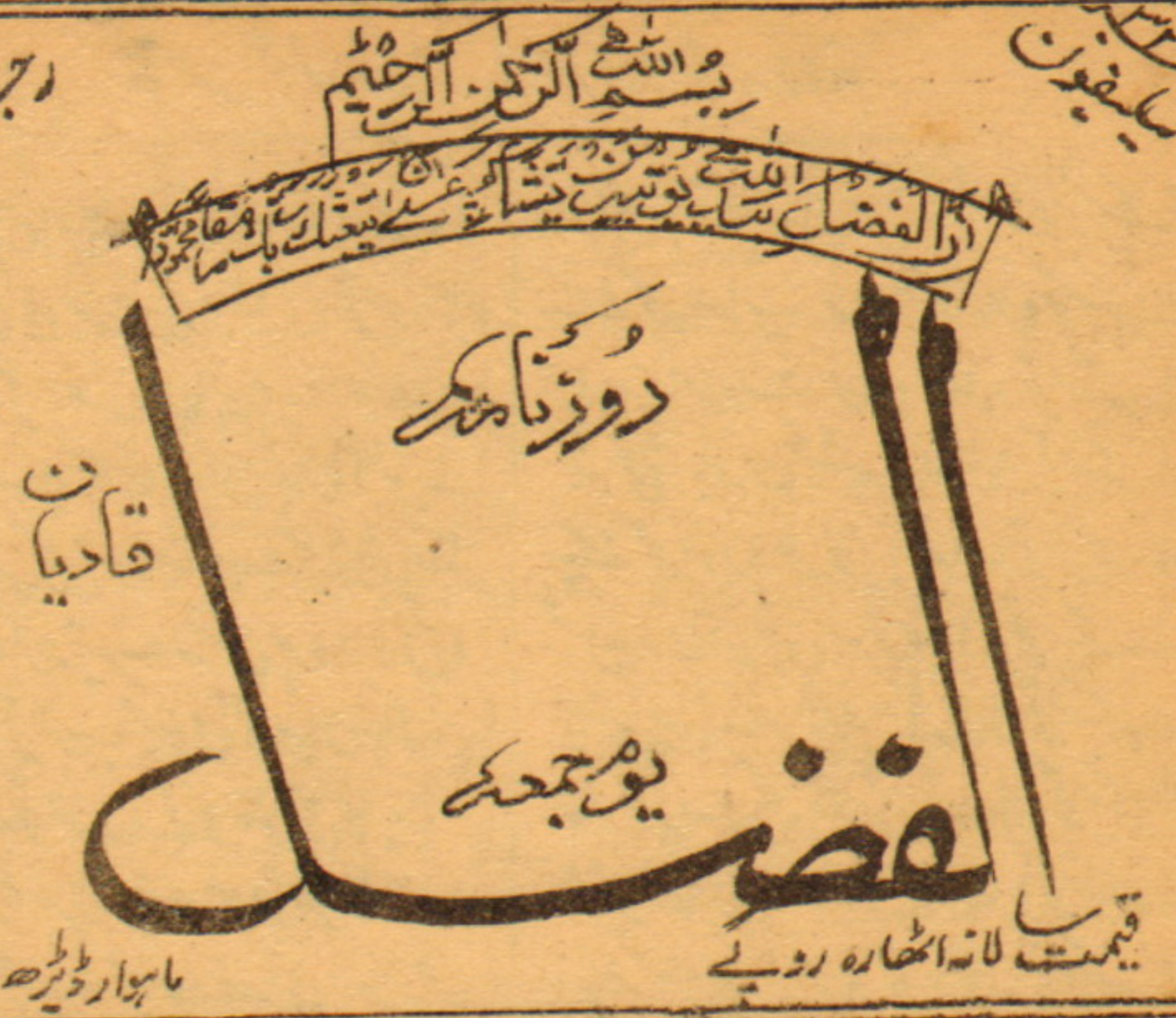
متبرک خونریزی

(۴)

امین احسن صاحب اصلاحی نے اپنے مقالہ میں جو شرائط قتال بیان فرمائی ہیں۔ تبلیغ کے ساتھ ہجرت کی شرط بھی لگادی ہے۔ یعنی اگر ایسی حکومت سے قتال کرنا ہو۔ جس کے زیر سایہ مسلمان رہتے ہوں۔ تو پہلے وہاں سے ہجرت کر جائیں۔ اور پھر اس حکومت کے خلاف قتال کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"دعوت حق کے سلسلہ میں جنگ کی نوبت اس وقت آتی ہے۔ جب تبلیغ اور شہادت علی الناس اور ہجرت کے مرحلے گزر چکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی جنگ کے لئے چند ضروری شرطیں ہیں۔ جب تک یہ شرطیں پوری نہ ہولیں۔ اہل حق کے لئے تلوار اٹھانا اور زمین میں خونریزی کرنا ناجائز ہے۔ اور اگر وہ جلد بازی سے ایسا کر بیٹھیں۔ تو ان کا فعل ایک مفسدانہ فعل ہوگا جس پر اللہ تعالےٰ کے ہاں اجر و ثواب پانا تو الگ الٹے اندیشہ اس بات کا ہے۔ کہ ان سے مواخذہ ہو جائے۔ اور وہ فساد فی الارض کے مجرم قرار پائیں۔" (کوثر ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء)

لیکن آپ کے خیال میں قتال کے جواز کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ حکومت غیر اسلامی ہے۔ حالانکہ قتال کے جواز کے لئے اتنی وجہ کافی نہیں اسلام میں کوئی اصول ایسا نہیں۔ کہ خواہ کوئی غیر اسلامی حکومت مذہب کی وجہ سے مسلمانوں کو تنگ بھی نہ کرتی ہو تو اس کے خلاف قتال فرض ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے چونکہ قتال کی وجہ ہی کافی نہیں ہجرت کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہجرت کا سوال تو اسی وقت پیدا ہوگا۔ جب کوئی غیر اسلامی حکومت ملکی مسلمانوں کو دین میں تکلیف دیتی ہو۔ اور ان کی زندگی دوبھر کر رکھی ہو۔ اور اب بغیر لڑنے کے چارہ نہ رہا ہو۔ کسی حکومت کا یہ حق نہیں کہ مسلمانوں کو دین سے بزور روکے اس لئے ایسی حکومت کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے۔ مگر اسلام نے کامل احتیاط سے کام لیتے ہوئے ساتھ ہی یہ ضروری شرط عائد کر دی ہے۔ کہ اگر کسی غیر اسلامی حکومت میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ تلوار اٹھانا ناگزیر ہو جائے۔ تو تلوار اٹھانے سے پہلے وہاں سے ہجرت کرنا ضروری ہے۔ اگر ہجرت نہ کی جائے تو تلوار اٹھانا بغاوت ہے۔ جو مسلمان کے لئے ناجائز ہے۔ بلکہ اسلام نے تو یہاں تک احتیاط کی ہے۔ کہ ایسے مسلمانوں کی اس وقت تک مدد نہ کی جائے۔ جب تک وہ وہاں سے ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ بوجہ روک ہجرت پر بھی قادر نہ ہوسکیں۔ اور استمداد کریں۔ اور استمداد غیر معاہد حکومت کے خلاف ہو۔ تو ایسے مظلوموں کی مدد کی اجازت ہے۔ (انفال ع ۱۰)

لہٰذا قرآن کریم کی روشنی میں جو ہجرت کسی غیر اسلامی حکومت سے کی جائے۔ جو مسلمانوں کو دین کے بارے میں اس حد تک تنگ نہیں کرتی۔ کہ اس کے خلاف تلوار اٹھانا شرعاً جائز ہو۔ ہجرت مستلزم بالقتال نہیں سمجھی جاسکتی۔ اس طرح جب تک یہ ثابت نہ ہو۔ کہ کسی غیر اسلامی حکومت نے کوئی ایسا فعل کیا ہے۔ کہ اس کے برخلاف لڑنا ضروری ہوگیا ہے۔ ہجرت کر کے اس پر حملہ کرنا بلاوجہ ہے۔ اسلام میں ایسا حملہ ظلم میں داخل ہے۔ نہ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں۔ اصلاحی صاحب کا چونکہ نظریہ جہاد ہی سرے سے غلط ہے کہ ہر غیر اسلامی حکومت پر بلاوجہ حملہ کر کے اس کا اقتدار چھینا جاسکتا ہے اس لئے آپ نے ہجرت کی شرط کا اطلاق بھی غلط طور پر کر دیا ہے۔ ہماری ناقص رائے میں یہ شرط بھی حفظ ماتقدم کے لئے ہے۔ کہ معترض کہیں یہ نہ کہیں کہ آپ کی اسلامی پارٹی جہاد فی سبیل اللہ کیوں نہیں کرتی۔ ایسے معترضوں کو جواب دیا جاسکتا ہے۔ کہ ابھی مقام ہجرت ہی متعین نہیں ہوا۔ جہاد کس طرح کیا جائے۔ انسان کو ایک غلطی کر کے غلطیوں کا ایک سلسلہ ایجاد کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح صراط مستقیم سے پرے سے پرے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اصلاح کی حدود سے بہت آگے نکل جاتا ہے۔ اور واپسی کی امید منقطع ہو جاتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تو مندرجہ بالا اصول سے بھی کہیں بلند تر معیار پیش کرتا ہے۔ آپ نے سخت مجبور ہو کر صحابہ کرام کو ہجرت کی اجازت دی تھی۔ اور خود بھی ایسے نازک وقت میں یہ اقدام کیا۔ کہ اگر ذرا بھی چوک ہو جاتی۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کی اعانت نہ فرماتا۔ تو نعوذ باللہ رسالت کا کام ہی ادھورا رہ جاتا۔ مگر اس کے باوجود آپ نے ہرگز اس نیت سے نہ خود ہجرت کی تھی۔ اور نہ صحابہ کرام کو ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا۔ کہ ہجرت کے بعد طاقت حاصل کر کے مکہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر سے شائع کیا

سمجھتے ہوں۔ جب مکہ والوں نے حبشہ اور مدینہ میں بھی مسلمانوں کو امن سے بیٹھنے نہ دیا، تو ناچار اللہ تعالےٰ نے حق کو تلوار آزمانے کی اجازت دی۔ اصلاحی صاحب ہجرت کا خود ساختہ اصول پیش کرکے دشمنان اسلام کے اس اعتراض کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ کہ مکہ میں تو مجبوراً نرمی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ مگر مدینہ میں طاقت پیدا کرکے بے جا جارحانہ سختی اختیار کی گئی۔ اس سے

پر حملہ بول دیا جائیگا آپ تو صرف ایک ایسا گوشۂ امن چاہتے تھے۔ جہاں آپ اور آپ کے ساتھی تبلیغ حق کا کام امن اور آزادی سے کر سکیں۔ اللہ کی مشیت جو ہوگی سو ہوگی۔ مگر یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہرگز وہ نیت نہیں تھی۔ جو اصلاحی صاحب اپنی خود ساختہ شرط کے مطابق شاید

ضروری اطلاع

خواجہ محمد اسماعیل صاحب آنریری انسپکٹر مرکزیہ مجلس انصاراللہ مندرجہ ذیل جماعتوں میں دورے کے لئے آرہے ہیں۔ جہاں مجالس انصار اللہ ابھی تک قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں مجالس انصار اللہ قائم کریں گے۔ اور جہاں پر مجالس انصاراللہ پہلے سے قائم ہیں۔ وہاں کی مجالس کا معائنہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت و مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ پروگرام دورہ مندرجہ ذیل ہے:۔

مقام	تاریخ		دن
جہانسی	۲۹ر اپریل	۵۷ء	بروز منگل
بھوپال	۳۰ر	"	" بدھ
جبل پور	یکم مئی	۵۷ء	" جمعرات
ناگپور	۲ر مئی	"	" جمعہ
حیدرآباد دکن	۳ر مئی	۵۷ء	بروز ہفتہ
بجواڑہ	۴ر مئی	"	" اتوار
مدراس	۵ مئی	"	" سوموار

صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

نائیجیریا میں تبلیغی دورہ

مکرم قریشی محمد افضل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا تبلیغی ہیڈ کوارٹر کانو کی بجائے اب زاریہ ہے۔ زاریہ کی اردگرد کی جماعتوں کانو اور کیڈونہ کا معائنہ کرتا رہتا ہوں۔ ہماری ایک جماعت جوسی میں بھی ہے۔ وہاں کے احباب نے بار بار خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں ان کے ہاں بھی جاؤں۔ ۲۰ر فروری ۵۷ء کو میں زاریہ سے جوسی روانہ ہوا۔

راستے میں بھی ایک جگہ ٹھہرا۔ وہاں کے دوست مسٹر شیکونی صاحب نے جو اسٹیشن ماسٹر ہیں۔ اور دوسرے دوستوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ مسٹر شیکونی صاحب کو تبلیغ کا بے حد شوق ہے۔ حال ہی میں ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایک شخص کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ میں ان کے ہاں دو تین دن تک ٹھہرا۔ اور پھر جوسی روانہ ہوا۔

اس دو تین دن کے عرصہ میں میں نے کئی مسلمان اور عیسائیوں سے ملاقات کی۔ اور علاوہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے دو اہم لیکچر دیئے۔ ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق بائبل کی بشارات پر تھا لیکچر کے بعد سوال و جواب شروع ہوگئے اس میں زیر بحث اور اہم مسئلہ یہ تھا۔ کہ کیا بائبل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بھی ہے۔

دوسرا لیکچر۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے سے نجات پر کیا اثر پڑا۔ پر تھا۔ یہ ہر دو لیکچر بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہے۔

"جوسی میں قیام"۔ وہاں سے میں جوسی پہنچا۔ اور اپنے ایک دوست اجوئے کے ہاں ٹھہرا۔ ان کے مکان پر ہی جمعہ اور دیگر نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ یہاں دس بارہ احباب احمدی ہیں۔ اور مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہاں پر عربی اور انگریزی اشتہارات تقسیم کئے گئے اور ریڈنگ روم میں کئی آدمیوں کو تبلیغ کی۔ اور لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس کے علاوہ احمدی احباب کے ساتھ مل کر دوسرے لوگوں سے بھی ملا۔ اور پرائیویٹ تبلیغ کی اور بہت سے لوگ گھر پر ملاقات کے لئے میری قیام گاہ پر بھی آتے رہے۔ ایک دفعہ ایک قریب کے اسٹیشن پر بھی گیا۔ اشتہارات تقسیم کئے۔ ایک مسلمان نوجوان دن بھر ہمارے ساتھ دورہ کرتا رہا۔ وہاں ہم دو عیسائی لیڈروں سے ملے۔ جوسی میں جگہ کی قلت کی وجہ سے زیادہ عرصہ ٹھہر نہ سکا۔

غیر شعوری امیر جماعت سے

فنِ تعمیرِ حیاتِ جاوداں تو سیکھ لے
میکشوں کی بزم میں شامل اگر ہونا ہے تو
چاہتا ہے گر سمندر میں ہو پیدا اضطراب
دامنِ محبوب پر گلکاریاں ہوں گر پسند
تجھ کو گلشن کی چمن بندی ہے گر پیشِ نظر
گر تو چاہے گرد تیرے رقص پروانے کریں
آرزو ہے گر ترے مجنوں گریباں چاک ہوں
گر اٹھا ہے تو سنانے کو محمدؐ کا پیام
ہے تمنا از سرِ نو زندہ ہوں مردے تجھے
مدعا ہے گر بنے مسجد خدا کی سرزمیں

شانِ استقبالِ مرگِ ناگہاں تو سیکھ لے
پہلے کچھ آدابِ بزمِ میکشاں تو سیکھ لے
تلملانا صورتِ موجِ تپاں تو سیکھ لے
شوخیٔ بارانِ چشمِ خونفشاں تو سیکھ لے
پہلے کچھ طور و طریقِ باغباں تو سیکھ لے
شمع سے آرائشِ سوزِ نہاں تو سیکھ لے
چشمِ لیلیٰ سے نگاہِ دلستاں تو سیکھ لے
قدسیوں سے کچھ محمدؐ کی زباں تو سیکھ لے
طرزِ انفاسِ مسیحائے زماں تو سیکھ لے
پہلے تکریمِ زمینِ قادیاں تو سیکھ لے

سر میں سودا ہے اگر تنویرِ پاکستان کا
پہلے اس پاک آستاں سے ایک داں تو سیکھ لے

مجاہدین افریقہ کے لئے درخواست دعا

(۱) مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب لیگوس (مغربی افریقہ) ایک مقدمہ کی وجہ سے نائیجیریا میں ایک سال سے ٹھیرے ہوئے ہیں۔ مقدمہ کی تاریخ اب یکم مئی ۵۷ء مقرر ہوئی ہے۔ مقدمہ نہایت اہم ہے۔ ایجے بو E ایک مقام کی احمدیہ مسجد کا تنازعہ ہے۔ احباب اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) مغربی افریقہ کے ممالک کی آب و ہوا بہت خراب ہے۔ عیسائی مشنری وہاں اٹھارہ ماہ سے زیادہ نہیں ٹھہرتے۔ ہمارے مبلغوں کو زیادہ دیر ٹھہرنا پڑتا ہے۔ اس وقت ہمارے تین مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور تینوں کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ جناب مولوی عبدالخالق صاحب انچارج گولڈ کوسٹ مشن۔ جناب محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ اور جناب چودھری نذیر احمد صاحب راے ونڈی۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تار موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جناب مولوی عبدالخالق صاحب کو پھر ہسپتال میں داخل کیا جارہا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ کوئی بیماری تو تشخیص نہیں ہوئی ہے۔ مگر کمزوریٔ صحت اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ہسپتال میں داخل ہونا ضروری ہو گیا ہے۔ احباب اپنی دعاؤں میں ان مبلغین کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت و عافیت بخشے۔ تا احمدیت کے پھیلانے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ (وکیل التبشیر)

امتحان کا وقت قریب ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ نازک ترین دور میں جماعت کو خطرناک حوادث سے محفوظ رکھنے اور ان انعامات کا وارث بنانے کے لئے جو غیر معمولی قربانیوں کے نتیجہ میں انبیاء کی جماعتوں کو ملا کرتے ہیں۔ کچھ قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ان مخلصین کی جو اس امتحان میں پورے اتریں جانوں اور جائیدادوں کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں اپنی حفاظت و کفالت میں لے لے۔ اگر آپ تختگاہ رسول کی حفاظت کے لئے اپنی جائیداد یا آمد کا سواں حصہ خرچ کریں گے تو آپ کی اس نیکی کے بدلہ میں وہ منعم خدا باقی ۹۹ حصوں کو بھی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

جماعت احمدیہ پٹنہ کا گاندھی جی سے مطالبہ
اور
گاندھی جی کا جواب

ذیل میں ہم جماعت احمدیہ پٹنہ کا مکتوب بنام گاندھی جی اور ان کا جواب برائے افادۂ عام درج کرتے ہیں۔

جناب گاندھی جی!
اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح ہدایت اور سچی نیکی عطا فرمائے۔ آمین

(۱) سب سے پہلے ہم آپ کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔ چونکہ اسلام ہی صحیح معنی میں ہندو دہرم۔ بودھ دہرم۔ زرتشتی دھرم۔ کنفیوشس دھرم۔ یہودیت اور عیسائیت کی اچھی تعلیموں کا مجموعہ اور دنیا کی نئی ضرورتوں کے لحاظ سے کامیاب اضافہ ہے۔ اس غرض سے ہم لوگ آپ کی خدمت میں قرآن حکیم کا ایک پارہ (معہ ترجمہ وتفسیر انگریزی) اور چند دوسرے اسلامی رسائل پیش کرتے ہیں امید ہے کہ آپ ان کا مطالعہ فرمائینگے

گزشتہ فسادات بہار کے یوں تو بہت سے اسباب ہیں۔ مگر ہم لوگوں کے خیال میں چند بنیادی وجوہ یہ ہیں۔

(۱) ہندو اسلام اور مسلمانوں سے بہت ہی گہری نفرت رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کی خوبصورتیوں سے واقف نہیں۔ (مثلاً مسلمانوں سے بری طرح چھوت چھات کرنا۔ ان کو ناپاک اور ملیچھ سمجھنا۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدیسی قرار دینا وغیرہ وغیرہ) اسی بنیادی وجہ سے موجودہ فضا کے ساتھ سخت مکدر کیفیت پیدا کی ہوئی ہے۔

(۲) اس بنیادی نفرت کو وینڈت دیانند کی آریہ سماجی تحریک نے اور بھی زہرناک بنا دیا ہوا ہے۔ ساٹھ ستر سال قبل ہی مسلمانوں کے خلاف نفرت کی ایک رَو چلائی گئی۔ جو آج تک جاری ہے۔ (لیگ کے سیاسی مطالبوں کی وجہ سے یہ نفرت پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ پہلے سے موجود تھی۔)

(۳) جمعیۃ العلماء کی مولویوں (جو خیر سے ہندوؤں اور کانگرس کی محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں) کے چند غلط اور غیر اسلامی عقائد کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر بھی بعض بری باتیں آئیں۔ مثلاً قتل مرتد کا عقیدہ (زبردستی مسلمان بنانے کا جواز) اور ہندوستان کو دارالحرب سمجھنا۔

(۴) مسلمانوں کو مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی حقوق نہیں ملے۔ اور مستقبل میں خوف ہے۔ کہ کہیں مسلمانوں کی اور حق تلفی نہ ہو۔

جب تک ان بنیادی چیزوں کا فیصلہ نہیں ہوگا امن قائم نہیں ہو سکتا۔ فسادات بہار کی فوری وجوہ ہمارے خیال میں حسب ذیل ہیں۔

(۱) نواکھلی کے واقعات کو نہائت ہی مبالغہ اور جھوٹ کے ساتھ بیان کیا گیا۔ اور ملک بھر میں پھیلایا گیا۔ خود جناب صدر کانگرس (کرپلانی صاحب) کے بیان میں بے حد مبالغہ کا رنگ تھا۔ اس کے بعد بہار کے ہندی اور انگریزی ہندو اخبارات نے نہ صرف مبالغہ سے ہی کام لیا۔ بلکہ جھوٹ کا طوفان بنایا۔ ملاحظہ ہو Searchlight کا ایک حوالہ It is a challenge to the manhood of Bihar

ایسے صدہا نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) بہار کی پولیس۔ ہندو افسر اور اہل اقتدار کا غیر ذمہ دارانہ اور غفلت سے بھرا ہوا رویہ اگر اہل اقتدار چاہتے تو چھپرہ اور سہوگو کی میں مفسدین پر گولی چلا کر آئندہ فتنوں کو روک دیتے۔ ابتداء میں چند شریروں کے مارے جانے سے ہزاروں مسلمانوں اور ہندوؤں کی جانیں بچ جاتیں۔ ان معصوموں کا خون کانگرسی گورنمنٹ کی گردن پر ہے۔

یہاں مہینوں گزر جانے پر نہ اب تک گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ نہ صحیح رنگ میں تاوان جرمانے۔ نہ ملزمین کو سزا ملی ہے۔ اور نہ کمیشن ہی بیٹھا ہے۔ اب کیا کمیشن اس وقت بیٹھے گا۔ جب شہادتیں مٹائی جا چکی ہوں گی۔ کیا اس طرح اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

(۳) ہمارے خیال میں اگر کانگرس کو یہ حق ہے۔ کہ وہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کرے۔ تو اس سے بڑھ کر مسلمانان بہار کو یہ حق ہے۔ کہ وہ بہار کے چند ضلعوں کی تقسیم کا مطالبہ کریں۔ مثلاً پورنیہ اور دربھنگہ کے اضلاع جہاں آزادی اور امن کے ساتھ بس سکیں۔ کیوں نہ ان ضلعوں کو حکومت خود اختیاری دے دی جائے۔

بہار کے مسلمانوں کا کم ازکم مطالبہ یہ ہے۔ کہ انہیں بڑے بڑے پاکٹوں میں بسایا جائے۔ اس کے لئے انہیں حکومت سہولتیں مہیا کرے۔

(۴) بہار کے فسادات کوئی علیحدہ حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ ہندوستان کی عام ذہنی حالت کے پس منظر میں دیکھے جا سکتے ملک کی بری فضا کو بدلنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے چند مشورے پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) ہم لوگ ایک دوسرے کے مذہبی پیشوا کی صحیح عزت تسلیم کریں۔ جس طرح احمدی مسلمان قرآن حکیم کی تعلیم کے مطابق حضرت کرشن۔ حضرت بودھ۔ حضرت رام چند علیہم السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کوشش کریں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہندو خدا تعالےٰ کا فرستادہ تسلیم کرے۔

(۲) قبل اس کے کہ سیاسی مسئلوں کا حل پیدا ہو۔ آپ کوشش کریں کہ کانگرس اور لیگ ایک دوسرے کے سیاسی لیڈروں کی عزت کرے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ کا پروپیگنڈا نہ کرے۔ ایک دوسرے پر اتہامات نہ لگائے جائیں۔ اور فتنہ انگیز تقریریں نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ حضرت امام جماعت احمدیہ سے مشورہ کیجئے۔ اور کانگرس پر اپنا اثر ڈالئے۔ مگر آپ کہیں گے میں کانگرس میں نہیں۔ تو کم ازکم آپ کا انفرادی فرض تو ہے۔ کہ عملی رنگ میں اصلاح کی کوشش کیجئے۔ اور فتنہ انگیز بیانات کے خلاف خواہ وہ کسی کے موہنہ سے نکلے ہوں آپ فوراً بیان دیں۔

آپ کو معلوم ہے سردار پٹیل جے پرکاش نرائن اور کرپلانی صاحبان تلوار۔ قتل وخون اور خونریز انقلابات کے نعرے لگانے میں پیش پیش ہیں۔ ہندو قوم تو آپ ہی ہے۔ وہ ان تقریروں سے جوش میں آ جاتی ہے۔ صلح کرانے والے بہت کم ہیں۔ اور آگ لگانے والے زیادہ

(۳) آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور اقتصادی حقوق انصاف کے ساتھ طے اور متعین ہو جانے چاہئیں جب تک مسلمانوں کے حقوق نہ ملیں گے۔ اعتماد پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور صلح وصفائی ناممکن ہوگی۔

(۴) آزاد ہندوستان میں مذہبی تبلیغ اور تبدیلیٔ مذہب کی مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ تبدیلیٔ مذہب کے لئے ہرگز ضروری نہیں۔ کہ مذہب کی بڑی عالمانہ واقفیت بھی ہو۔ یہ ایک عام آدمی کی آزادیٔ ضمیر کے خلاف ہے۔ اس قاعدے کی ترویج سے بزدلی پیدا ہوگی۔ اور اعتماد ٹوٹے گا۔ یہ فتنے کی جڑ ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان باتوں کی طرف دھیان دیجئے گا۔ اور صلح وامن کی طرف عملی قدم اٹھائیے گا۔ صرف زبانی باتوں سے صلح نہیں ہوتی۔

والسلام

اراکین جماعت احمدیہ اسلامیہ پٹنہ

گاندھی جی کا جواب

میں کھلے دل سے بہار آیا ہوں میں نے آپ کی باتیں دل لگا کر سنیں آپ یہ نوٹ مجھے دے دیں۔ سب سے پہلے اس بات کے بارے میں کہ آپ لوگوں نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ مجھے یہ کہنا ہے۔ کہ میں تو مسلمان ہوں۔ مگر اس معنے میں نہیں۔ کہ ہندو نہیں ہوں۔ بلکہ میں ہندو ہوں۔ اس لئے مسلمان ہوں۔ اور چونکہ مسلمان ہوں۔ اس لئے ہندو ہوں۔ میں تو مسلمان ہوں اور ہندو بھی ہوں۔ (اس موقعہ پر مولوی سید وزارت حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ بہار نے گاندھی جی سے کہا کہ صحیح

معنوں میں ایک پکا مسلمان ہی اپنے کو ہندو دھرم کی خوبیوں کا حامل بھی کہہ سکتا ہے۔ مگر ایک ہندو یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کا بھی حامل ہے۔ عرضداشت میں ہم لوگوں نے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ صرف اسلام ہی سارے مذاہب کی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ گاندھی جی نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

دوسری بات جو آپ نے "پاکٹ" کے بارے میں کہی ہے۔ تو وہ میں نہیں سمجھ سکا۔ گورنمنٹ پاکٹ کیسے بنا دے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ مسلمان ان جگہوں پر واپس جانے سے گھبراتے ہیں۔ جہاں ان پر ظلم ہوا۔ میں نے خود وہ نظارے دیکھے ہیں۔ جہاں بچوں اور عورتوں کو مارا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ میرا دل دکھ سے بھر گیا۔ میں اتنا نہ سمجھا تھا۔ میں اپنے دوست ڈاکٹر محمود کا شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے ٹھیک ٹھیک باتوں کی مجھے خبر دی۔ اور مجھے بہار بلایا۔ پر میں اب تک پاکٹ کی بات نہیں سمجھ سکا۔ آج تو اور بہت سے لوگوں سے ملنا ہے۔ آپ لوگ پھر آیئے اور مجھے سمجھایئے۔"

نوٹ:۔ گاندھی جی نے اور کسی نکتہ کے بارے میں اپنے خیال کا اظہار نہیں کیا۔ ہم لوگ پندرہ منٹ کی صحبت کے بعد چلے آئے۔ ابتداء میں سرسری تعارف کے بعد عرضداشت پڑھ کر گاندھی جی کو سنائی گئی۔ جماعت کے نو ۹ نمائندے موجود تھے۔ گاندھی جی نے بہت غور اور ہمدردی سے ہم لوگوں کی باتیں سنیں۔ اور بہت تپاک سے کتابیں اور رسالے لئے۔ انشاء اللہ جماعت کے نمائندے پھر گاندھی جی سے ملیں گے۔ دلی سے واپسی کا انتظار ہے۔

(سید اختر احمدؐ اورینوی)

درخواستہائے دُعا

(۱) غلام حید رصاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ سوک کلاں اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) بیگم صاحبہ ایم اکرم کامیابی اپریشن اور اس کے بعد مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۳) میرے ابا جان بنگال میں سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ مصلح الدین بنگالی

کیا بانئے آریہ سماج کی تعلیم مکمل ہے؟

زندہ مذہب ہونے کا فخر صرف اسلام کو حاصل ہے

آریہ سماج میں دھارمک ہراس

آریہ سماج اب کھلے بندوں اس تلخ حقیقت کا اعتراف کر رہی ہے۔ کہ اس کے ممبروں میں اب مذہبی روح نہیں رہی۔ نہ سماجی انتظام رہا ہے۔ نہ عملی حالت تسلی بخش ہے۔ نہ اس کے چھوٹوں کی مذہب کی طرف رغبت ہے۔ نہ اس کے بڑوں میں مذہبی کتب کے مطالعہ کا حقیقی شوق ہے۔ ان میں بھراتری بھاؤ نہیں رہا۔ اپنے اپدیشکوں کے لئے ان کے دلوں میں کوئی عزت و توقیر نہیں رہی۔ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ اور اس میں زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں رہے وغیرہ۔

یہ الفاظ ہم نے اپنی طرف سے نہیں لکھے بلکہ خود آریہ اخبارات اس کا اعلان کر رہے ہیں کہ "ہندو نوجوان دھرم کی طرف سے بے پرواہ دکھائی دیتا ہے۔ اور دھرم کی طرف یہ بے پرواہی اور یہ لامذہبی ہر ہندو نوجوان کے اندر دن بدن بڑھ رہی ہے۔"

"اس میں شک نہیں۔ کہ نوجوانوں کے اندر آریہ سماج کا اثر دن بدن زائل ہو رہا ہے۔"

(آریہ گزٹ ۲۰ جنوری ۱۹۴۶ء)

"بڑوں میں سوادھیائے کی بالکل کمی ہے۔ دکھاوے کا سوادھیائے کہیں ہے بھی تو اس میں حقیقت نظر نہیں آتی۔"

("آریہ" ۲۲ ستمبر ۱۹۴۶ء)

"کیا جب کوئی یہ کہے۔ کہ مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے والے مہرشی دیانند کا چلایا ہوا آریہ سماج اب زندہ نہیں رہا۔ تو کیا یہ جھوٹ ہے؟ اس میں سماجک جیون کا ہراس (مایوس) ہو رہا ہے۔ اس کی ترقی رک گئی ہے۔"

(آریہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۶ء)

ایک آریہ سماجی اپدیشک ایک بڑی سماج میں لیکچر دینے کے لئے گئے۔ وہاں پہنچنے پر ایک ذمہ دار شخص نے ان کا ان الفاظ میں سواگت کیا:۔

"پنڈت جی! سچی بات ہے ہمارے دلوں میں آپ لوگوں کے لئے کوئی عزت و توقیر نہیں ہے۔"

جس طریق سے ان کی مہمان نوازی کی گئی۔ اس کے متعلق وہ لکھتے ہیں:۔

"جن کے گھر ہمارا بھوجن تھا۔ ان کے لئے دروازہ پر آئے فقیر کو بھوجن دینا یا اپدیشک کو گھر کے ایک کمرہ میں بٹھا کر کھانا کھلانے میں کوئی فرق نہیں تھا۔" (آریہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۶ء)

وہاں کے بھائی بندوں کا سلوک دیکھ کر اپدیشک صاحب کو بھی یہی کہنا پڑا۔ کہ "یہ حالت آریہ سماج کو ترقی کی طرف نہیں لے جا رہی۔"

ہم اپنے کسی پہلے لیکچر میں بتا چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں اس بگاڑ کا اصل سبب کیا ہے۔ اصل سبب اس کا صرف بانئے آریہ سماج کی خشک اور ناقابل عمل تعلیم ہے۔ "ہندو نوجوانوں کے لئے روحانیت کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔ خود آریہ سماجیوں کے قول و فعل ثابت کر رہے ہیں۔ کہ سوامی جی کی تعلیم واقعی ناقابل عمل ہے۔ ویسے بھی آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے لوگ کچھ اکتا سے گئے ہیں۔ ان کو اس تعلیم میں کوئی روحانی فوائد نظر نہیں آ رہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا۔ کہ ایک آریہ سماج میں اس بات پر اختلاف پڑ گیا۔ کہ آہوتیاں علیحدہ علیحدہ دی جائیں۔ یا اکٹھی کے ساتھ ملا کر۔ معاملہ فوراً مرکزی آریہ سماج میں پیش کیا گیا مرکزی آریہ سماج نے جھٹ تین چار بڑے بڑے علماء کی ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ جو بعد تحقیق رپورٹ کرے۔ کہ آہوتیاں علیحدہ علیحدہ دی جائیں۔ یا اکٹھی کے ساتھ ملا کر۔ حالانکہ یہ کوئی ایسا کٹھن اور دقیق مسئلہ نہ تھا ہم سے پوچھ لیتے۔ تو ہم اگلے ہی دن ان کو سوامی دیانند صاحب کی کتاب سنسکار ودھی صفحہ ۱۵ و ۲۱ اور یجروید ادھیائے دوم منتر ۲۲ کا حوالہ دیکر معاملہ صاف کرا دیتے جہاں لکھا ہے۔ کہ آہوتیاں اکٹھی ملا کر دی جائیں۔ یہ بات یاد کر کے مجھے بنی اسرائیل کا واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ جو بوجہ کمی ایمان کے معمولی سی بات پر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ ان کو حکم ہوا تھا۔ کہ گائے کی قربانی کرو۔ اس پر انہوں نے نامعقول عذر کرنے شروع کر دیئے۔ کہ اس حکم کی ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ ذرا وضاحت سے سمجھا دو۔ تو اس مذہبی بے رخی کا سبب یہی ہے کہ اس تعلیم میں روحانیت کوئی نہیں۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ فردی کمزوریاں ہیں۔ ورنہ جو تعلیم سوامی جی نے ان کے سامنے رکھی ہے۔ وہ مکمل ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی حقیقت نہیں۔ مکمل تعلیم وہ ہوتی ہے۔ جو انسانی دست برد سے بالا ہو۔ جو ہر فطرت کے انسان کے موافق و مناسب حال ہو۔ مگر سوامی جی کی تعلیم تو اس اصل سے کوسوں دور ہے۔ آئے دن ان کے دھرم گرنتھوں پر ترمیم و تنسیخ کا بیج دراصل سوامی جی نے خود اپنے ہاتھوں بویا۔ جو آج تک پھل دے رہا ہے۔ آپ سے جو پہلا ستیارتھ پرکاش چھپ گیا۔ اس کی سند سے سوامی جی نے خود ہی انکار کر دیا۔ کہ اس میں چھاپہ خانہ والوں کی وجہ سے غلط مسئلے چھپ گئے ہیں۔ اگر سوامی جی کچھ اور زندہ رہتے۔ تو دوسرے ستیارتھ کو بھی منسوخ کر کے ایک تیسرا ستیارتھ پرکاش تیار کر کے جاتے۔

سوامی جی کے گرنتھوں میں یہ کانٹ چھانٹ کا سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔ ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ آپ کی کتاب سنسکار ودھی کے خلاف آریہ سماجی علماء نے آواز اٹھائی۔ کہ اس کے بعض مسئلے ناقابل عمل ہیں۔ چنانچہ علماء کے مشورہ اور ان کے فیصلہ سے بعض حصوں کو "مخرب الاخلاق" قرار دیکر اصل کتاب میں سے خارج کر دیا۔ اور سنسکار ودھی کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا۔ سوامی جی کے دوسرے گرنتھوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھو انکشاف حقیقت مصنفہ مہاشہ فضل حسین صاحب)

کیا سوامی جی کی پیش کردہ تعلیم مکمل ہے؟

وہ تعلیم جس میں ترمیم و تنسیخ کا سلسلہ جاری ہو۔ اسے کوئی عقلمند انسان مکمل تعلیم کے نام سے موسوم نہیں کر سکتا۔

دوسرے اگر یہ تعلیم مکمل ہوتی۔ تو آریہ سماجیوں کے قول و فعل سے ہی ثابت ہوتا۔ کہ یہ تعلیم مکمل ہے۔ مگر یہاں تو کوئی بھی بات نہیں اگر آریہ سماجیوں کے نزدیک یہ تعلیم مکمل ہوتی۔ تو وہ کسی ایسی تعلیم کی ہرگز تائید نہ کرتے جو اس کے خلاف ہو۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آریہ سماجی دوست اس تعلیم کو اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو صریح طور پر سوامی جی کی "مکمل" تعلیم کے خلاف ہے۔ مثال کے طور پر سوامی جی نے وید منتروں کے ادھار پر حکم دیا ہے۔ کہ

جورو کی کے ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں باپ کے گھوتر کی نہ ہو۔ اس سے شادی کرنی چاہیئے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲)

مطلب واضح ہے کہ سگوتر وواہ نہ ہو مگر پچھلے دنوں جب مرکزی اسمبلی میں ڈاکٹر دیش مکھ نے سگوتر وواہ قانون پاس کرو دیا تو آریہ اخبار ملاپ (دہلی) ۹ نومبر ۱۹۴۶ء نے اُس کو سراہتے ہوئے اور اس کی پرزور تائید کرتے ہوئے لکھا:

"کٹر سے کٹر اور بوڑھی سے بوڑھی (قدیم سے قدیم) دھرموں کو بھی سمے (وقت) کے ساتھ پریورتن (تبدیل) ہونا پڑا ہے۔ ہندو دھرم کا تو گن (وصف) ہی یہ ہے کہ اس نے اپنے سدھانتوں (اصولوں) پر اٹل رہتے ہوئے ادھک سے ادھک (زیادہ سے زیادہ) ادارتا (کشادہ دلی) سے کام لیا ہے۔ مت کوئی کارن (وجہ) نہیں کہ ہم کچھ نرا تھک (فضول) پرتی بندھوں (پابندیوں) کو کیول (صرف) اس لئے مانتے جائیں۔ کہ کبھی ہمارے پرکھاؤں (بڑوں) نے نردھارت (مقرر) کئے تھے......"

راجہ جی نے ٹھیک اُتر (جواب) دیا ہے۔ کہ شاستر اپنے سے بھی ادھک عمر میں بڑی لڑکی سے وواہ کا نشیدھ (منع) کرتا ہے۔ جب آریہ سماج سہن (برداشت) کرتا ہے۔ تو سگوتر وواہ کو کیوں نہیں؟"

ملاپ نے اپنے سدھانتوں پر اٹل رہتے ہوئے "جس طریق سے سگوتر وواہ کی توضیح (تائید) کی ہے۔ وہ نہ صرف اس مکمل تعلیم کا بخیہ ادھیڑ رہی ہے۔ بلکہ ہندو اپنے دھرم شاستروں کی جس طریق سے اطاعت کر رہے ہیں۔ اس پر سے بھی پردہ اٹھا رہی ہے۔ راجہ جی نے بھی خوب صاف صاف کہدیا کہ شاستروں کی خلاف ورزی کرنے سے کیا نقصان ہو رہا ہے۔ (ملاپ نے یہ کہہ کر بات مکمل کر دی کہ سوامی جی کے حکم (کہ سگوتر وواہ نہ ہو) کی خلاف ورزی کرنے سے کونسی قیامت آجائیگی

سوامی جی کا ایک اور حکم ہے۔ کہ ایک مرد ایک بار صرف ایک عورت سے شادی کرے دوسری شادی کرنا سوامی جی بتاتے ہیں۔ کہ شودروں کا کام ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش ۱۸۵-۱۸۶ اردو گوید آدھی مترجمہ بالو نہال سنگھ ۱۲۵-۱۲۶) سوامی جی کا یہ حکم بھی وید منتروں

کی سند سے ہے۔ مگر گذشتہ دنوں جب بمبئی کی کانگرس حکومت نے بہو وواہ (کثرت ازدواج) کی ممانعت کر دی۔ تو آریہ گزٹ نے ان کے خلاف نوٹ لکھا۔

"بہو وواہ کو قطعی طور پر ورجت (منع) نہیں کہا گیا۔ اتہاس ایسی بے شمار مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ جہاں ہندو بزرگوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ اور ہونا بھی یہ چاہیئے کہ خاص حالات میں دوسری استری کرنے کی روک نہیں ہونی چاہیئے" (آریہ گزٹ ۱۰ نومبر ۱۹۴۶ء)

سوامی دیانند صاحب کثرت ازدواج کو قطعی حرام قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کام شودروں کا ہے۔ (دوج لوگ نہ کریں) مگر آریہ سماجی اخبار ان کی پُرزور تائید کرتا ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

سوامی جی کا ایک اور حکم ہے۔

"جتنا اس کے مردہ شریر کا بھار ہو۔ اتنا گھرت یدی ادھک سامرتھیہ (زیادہ طاقت ہو) ہو تو ادھک لیویں (سنسکار ودھی) ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ کہ کم سے کم ۲۰ سیر گھی ضرور ہی ہونا چاہیئے۔" صفحہ ۶۵۵ ۶۱۹۳۰

اس کے خلاف ایک آریہ صاحب کی آواز سنیئے۔

"ایک غریب آریہ ہندو کو جو کہ آج کل کے زمانہ میں خالص گھی کے لئے ترستا ہے۔ اور اپنے پریوار سمیت بناسپتی کھانے کے لئے مجبور ہے اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ اپنے عزیز کے مرتک سنسکار پر دس پندرہ سیر خالص گھی داگیمن سامگری استعمال کرے پرلے درجے کی حماقت ہے۔" (آریہ گزٹ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۵ء)

ان تینوں مثالوں کا خلاصہ یہ ہوا۔ سوامی جی سگوتر وواہ منع فرماتے ہیں۔ مگر آریہ سماجی سگوتر وواہ کی تائید کرتے ہیں۔ سوامی جی کثرت ازدواج کو شودروں کا فعل قرار دیتے ہیں۔ مگر آریہ ودوان اس کی پُرزور حمایت کرتے ہیں کہ نہیں۔ کثرت ازدواج ضرور ہونا چاہیئے۔ سوامی جی کا ارشاد ہے۔ کہ مردہ جلانے کے لئے کم از کم ۲۰ سیر خالص گھی ضرور ہو۔ مگر ان کے بھگت کہتے ہیں کہ اس بات پر مجبور کرنا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ اب اگر یہ مکمل تعلیم ہے۔ تو دنیا میں نامکمل تعلیم اور کوئی نہیں اور اگر وہ مکمل تعلیم کوئی اور ہے۔ جو سوامی جی نے پیش کی۔ تو ہمیں بتایا جائے۔ کہ وہ کونسی ہے

ویدک دھرم کے خلاف بغاوت کا سلسلہ کوئی نیا نہیں۔ اس کی تاریخ آج سے کئی صدیاں پہلے سے شروع ہوتی ہے۔ ۱۸ اویں صدی کے آخر اور ۱۹ انیسویں صدی کے ابتداء میں ویدک دھرم میں انتشار نمایاں صورت پکڑ گیا۔ جب کہ اس کے انیٹ گار سے کئی الگ الگ سماجیں قائم ہو گئیں۔ مثلاً برہم سماج۔ دیو سماج۔ مہنت سماج۔ پرارتھنا سماج۔ ہندو سماج آریہ سماج۔ تھیوسافیکل سوسائٹی وغیرہا۔ اس ویدک دھرم کی پیداوار ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو ہندو دھرم شاستروں کو ماننے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔ مثلاً برہم سماج بعض نے اس سے آگے قدم رکھا۔ اور خدا کی ہستی سے ہی انکار کر دیا۔ مثلاً دیو سماج۔ بعض نے ان دھرم گرنتھوں سے اپنا تعلق بکلی تو نہ توڑا۔ مگر ان کو زمانہ حال کے مطابق بنانے کے لئے ان میں اصلاح (ترمیم) کی تائید کی۔ مثلاً "ہندو سماج" مصنف ہندو سماج نے جاتی کو مشورہ دیا کہ

"دھرم کی اوستھا بھی بگڑ رہی ہے۔ کہ اس کو سدھارنے کی اگرچہ اس قدر کوشش کی گئی مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بجائے اس کے کہ سچائی پسند لوگوں کو تسلی ہوتی اور بھی اشانتی (بے چینی) بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ایک اور نیا سماج قائم ہو" (صفحہ ۳۰)

ویدک دھرم کا شیرازہ عرصہ سے بکھر چکا ہے۔ مصنف ہندو سماج کو اس انتشار کا اصل سبب معلوم ہوا۔ اس نے سمجھا۔ کہ ہندو دھرم شاستر اب out of date ہو جانے کی وجہ سے قابل عمل نہیں رہے۔ یا کم از کم ان کا ایک حصہ تو ضرور ایسا ہے۔ جو زمانہ کے مناسب حال نہیں رہا۔ اس میں ترمیم ہو کر ایسی صورت میں بنا دیا جائے۔ جس پر سب عمل کر سکیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "جیسے کٹھن سادھن شاستروں میں لکھے ہوئے ہیں۔ وہ ان دنوں نہیں سکتے۔ پس بہت آسان فرائض کو رائج کیا جائے۔ جس پر سب لوگ تھوڑی سی کوشش کر کے بھی عمل درآمد کر سکیں"۔ (ہندو سماج صفحہ ۱)

اس کے بعد انہوں نے ہندو شاستروں کے احکام میں کئی ترمیمیں کر کے ایک نیا پروگرام بنا کر پیش کیا ہے بلکہ آریہ سماج نے بھی ویدک دھرم کو زمانہ حال کے مطابق بنانے کے لئے اپنے رنگ میں کوشش کی انہوں نے سوائے ویدوں کے باقی تمام دھرم شاستروں کو غیر مستند ٹھہرا دیا۔ اور ویدوں کے تمام سابقہ تراجم و تفاسیر کو غلط قرار دیا۔ سائن۔ مہی دھر۔ کلگ اوبٹ۔ ولسن۔ گرفن۔ لوانگ میکس مولر وغیرہا سب جاہل اور لاعلم ٹھہرائے گئے۔ سوامی جی نے خود اپنے ذوق کے مطابق تفسیری ترجمہ کر کے وید منتروں کی طرف منسوب کر کے ثابت کرنا چاہا کہ یہ گرنتھ نہ صرف out of date ہی نہیں بلکہ موجودہ اور آئندہ ہونے والی تمام سائنٹیفک ایجادات کے مکمل و مجرب نسخے معہ ترکیب استعمال تمام و کمال ان میں درج ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی سماج کو چلانے کیلئے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور سنسکار ودھی وغیرہ کتب میں "مکمل تعلیم" چھوڑی جس میں سے فی الحال تین مثالیں ہم نے یہاں بیان کی ہیں۔

غیر آریہ سماجیوں کی حالت

آریہ سماج کہاں تک اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اس کا ذکر ہو چکا۔ غیر آریہ لوگوں کی مذہبی پریشانی بھی اس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ ویدوں کی زبان کو پڑھنا اور ویدوں کی تعلیم پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ زمانہ اس سے بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ بقول مصنف "ہندو سماج" وہ ایسے سادھن چاہتا ہے جس پر آسانی سے عمل ہو سکے ہندو۔ بزرگ اس کے لئے بھی تیار ہو گئے ہیں کرانتی دہلی ۱۹۴۷ء نے کلکتہ کے اخبار "وشو مترا" کی اطلاع پر خبر شائع کی ہے کہ "ہندو مہاسبھا کے پردھان ڈاکٹر شیاما پرساد مکرجی بنارس میں ایک سمیلن بلا رہے ہیں۔ اس میں بڑے بڑے ودوان پنڈت آچاریہ اور دھارمک نیتا شامل ہوں گے اس سمیلن میں جدید حالات کے مطابق ایک نیا ہندو دھرم شاستر بنایا جائے گا۔ یہ دھرم شاستر ہندوؤں کی دھارمک اور روحانی بنیاد پر ہوگا۔ اس میں بات بات پر روکاوٹیں اور دوسرے راجوں کو حق ہے۔ سنگٹھن میں روکاوٹ پڑ رہی ہے ہٹا دیا جائے گا"۔

اسلام ہی زندہ مذہب ہے

کئی ایسے دھرم گرنتھ بنے اور مٹے۔ وہ زمانہ کوئی دور نہیں جب کہ اس نئے بننے والے دھارمک گرنتھ پر بھی خود ان کو اپنے ہاتھوں سے خط تنسیخ کھینچنا پڑ گیا۔ انسان خود فانی ہے۔ اس کی بنائی ہوئی تمام چیزیں فانی ہیں۔ کوئی تعلیم اور کوئی گرنتھ مکمل و محفوظ نہیں مگر جس کو خدا مکمل و محفوظ رکھے یہ فخر صرف اسلام کو ہی حاصل ہے جس کی تعلیم کو خدا تعالیٰ نے مکمل قرار دیا جیسے فرمایا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (۵ : ۳)

کہ اے انسانو آج کے دن سے تمہارے لئے تمہاری شریعت مکمل کر کے ہم نے اپنی تمام نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور دین اسلام تمہارے لئے مقرر کیا ہے۔

اس پاک شریعت کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی جیسے فرمایا۔
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
کہ اس ذکر کو ہم نے ہی نازل کیا ہے۔ اور اس کی حفاظت کے بھی ہم ذمہ دار ہیں۔ یہ دعوے ہے

اور چودہ سو سال کا عرصہ اس دعوے کی صداقت پر زبردست گواہی ہے۔ اس عرصہ میں اس پاک تعلیم میں ذرہ ذرہ تک کی تبدیلی کا نہ ہونا بر خطرت کے انسان کے مناسب حال ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہی تعلیم مکمل و محفوظ ہے۔ آج اگر خدا تعالیٰ کی تائید کسی دین کے ساتھ ہے تو وہ

اپنے دشمنوں سے خبردار رہیئے! اندھاپن کا مقابلہ کیجئے

ایک بوڑھے بزرگ کی داستان انہی کی اپنی زبان سے!

مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب قمر مجاہد مشرقی افریقہ کے جد امجد بیان کرتے ہیں۔

پہلے پہل میری آنکھیں اگست ۱۹۴۲ء میں دکھنے آئیں تھیں۔ آہستہ آہستہ میری آنکھوں میں چھالا اور موتیا بند ہو گیا۔ اور قریب قریب میری نظر بالکل جاتی رہی اور دنیا کی نظروں میں میں اندھا ہو گیا۔ بہت سے سرمے اور لوشن استعمال کئے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ میری پلکیں رخساروں تک گل گئیں۔ آخر میں نے سرمہ مبارک تیار کردہ دواخانہ نور الدینؓ قادیان استعمال کیا جس سے خدا نے مجھ پر بہت فضل اور رحم کیا۔ کجا تو یہ حالت تھی کہ میں قریباً اندھا ہو گیا تھا۔ اور اب سرمہ مبارک کے استعمال سے میں بہشتی مقبرہ سے مینار کو دیکھ سکتا ہوں۔ درختوں اور کھیتوں کو پہچان سکتا ہوں۔ راستہ خود بخود دیکھ لیتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ

اللہ تعالیٰ نے سرمہ مبارک کے طفیل مجھے دوبارہ نظر عطاء فرمائی ہے۔

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸ عہ)

کا

ملنے کا پتہ!

دواخانہ نور الدینؓ قادیان

دواخانہ نور الدینؓ

کے مجربات

اکسیر جگر

جگر کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے
خوراک ایک ماہ ۴ روپے

قرص حابس

حیض زیادہ آتا ہو تو یہ گولیاں مفید رہیں گی
قیمت فی درجن تین روپے

حب بخار

ملیریا کے واسطے مفید ہے
قیمت یکصد قرص ۶ روپے

تریاق دمہ

دمہ کے لئے مفید ہے
خوراک ایک ماہ دس روپے

تریاق اٹھرا

فی تولہ ۲ روپے ۸ آنے
مکمل کورس ۲۵ روپے

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اسمیں کشتہ سونا۔ مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اسکی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں نہایت مقوی لعوبیہ سے اسکو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی سات روپے۔

علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

روپیہ کمانے کا موقعہ

روپ سنوارا۔ چہرے کی چھائیاں، کیل بدنما داغ دور کرنے اور رنگ گورا کرنے کا کامیاب علاج ہے۔ فی شیشی -/۱/۴ روپیہ

پیرس کولڈ کریم:۔ جلد ملائم خوبصورتی قائم رکھتی اور نکھارتی ہے۔ قیمت فی شیشی -/۱۲/-

بیوٹی سنو:۔ جلد نرم اور ملائم رکھتی ہے اور فیس پوڈر کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی -/۱۲/-

رشک چمن سینٹ:۔ دلکش تحفہ محبت ہے خوشبو دیر پا اور بینظیر ہے۔ قیمت درجہ اول -/۸/۲ ڈرام درجہ دوئم -/۴/۱ ڈرام

مینیجر پرفیومری برانچ۔ حمیدیہ فارمیسی قادیان

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر، بڑھی ہوئی تلی، پرانا بخار، پرانی کھانسی، دائمی قبض، درد کمر، جسم پر خارش، دل کی دھڑکن، یرقان، کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے

عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ مینیجر

طب یونانی کو بے اثر کہنے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطۂ نظر بدلنے پر مجبور کر دیگا۔

لاجواب منجن:۔ یہ منجن واقعہ میں لاجواب اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے امراض مثلاً پائیوریا، درد، پانی لگنا وغیرہ چند یوم کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ ڈیڑھ روپیہ فی شیشی۔

سونے کی گولیاں:۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے ایک ماہ چودہ روپے

زرجام عشق کلاں:۔ بے حد مقوی۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر۔ ایک ماہ کا کورس ۱۲ روپے دو ہفتہ چھ روپے۔

حب جواہر مہری عنبری:۔ مقوی دل و دماغ، مفرح، دافع خفقان و جنون، معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:۔ مقبول خاص و عام قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:۔ آنکھوں کے لئے اکسیر ہے دو روپے شیشی

بواسیری:۔ بواسیر کا حکمی علاج ایکماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابیطس:۔ تجربہ شدہ زود اثر بیحد مفید مرکب ہے۔ ایکماہ کا کورس قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:۔ دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ خوراک ایک رتی

اکسیر امراض گوش:۔ کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی۔

اکسیر اٹھرا:۔ اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس ۲۰ بیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد:۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔ مکمل کورس ۲۰ بیس روپے

سپاری پاک:۔ کثرت طمث اور زیادتی حیض، سیلان الرحم، سفید رطوبت کا آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث:۔ کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے قیمت چھ روپے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا۔ قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر:۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں، مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے ۱۲ سینکڑہ

مرکب افسنتین:۔ مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر، مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

اکسیر جگر:۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مقامی ایجنسی جنرل سپلائی اسٹور قادیان

ضروری خبریں

برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کی خواہش

لندن ۲۴ اپریل۔ ایک دعوت کی تقریب پر برطانیہ کے مختلف زعماء نے ہندوستان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ برطانوی حکومت کے ڈیفنس ممبر مسٹر الیگزینڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان سے برطانوی حکومت کے ختم ہونے کے بعد برطانیہ ہندوستان اور دنیا کے مستقبل کی بہتری کے لئے ضروری ہے۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔ اور دونوں ممالک کے درمیان گہرا میل جول رہے۔ آپ نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے ہند کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اور ان کی اہلیہ صدق دلی اور محنت کے ساتھ ہندوستان کے مشکل مسائل کو سلجھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور وہ اس بارے میں ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستانیوں کے اختلافات جلد دور ہو جائیں گے۔ اور وہ متفقہ طور پر اپنے ملک کا آئندہ آئین بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

کنزرویٹو پارٹی کے رکن مسٹر اے۔ آر بٹلر نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی آپ نے کہا۔ حالات خواہ کچھ ہوں۔ مگر بہرحال ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کو استوار رہنا چاہیے۔ اس کا لفا پڑے گا۔ دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے اور مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ اگر کانگرس نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے فراخدلی کا سلوک کیا۔ تو مسلم لیگ کے ساتھ اس کا ضرور کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس موقعہ پر لندن میں مسلم لیگ کے نمائندہ مسٹر زیڈ اے سلیری نے مسلم لیگ کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا۔ لیگ کی پوزیشن بالکل صاف ہے اور وہ اپنے مطالبہ کی بنیاد اس حقیقت پر رکھتی ہے کہ ہندوستان ہرگز ایک ملک نہیں ہے اور نہ ہی وہاں پر ایک قوم آباد ہے۔ اس لئے لازمی طور پر وہاں ایک سے زیادہ خود مختار حکومتیں قائم ہونی چاہئیں۔

کلکتہ اور دہلی کی مخدوش حالت

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ کل بنگال ہندو مہاسبھا کی تحریک پر ہندوؤں نے جزوی ہڑتال کی۔ جس کی وجہ سے شہر کی حالت پھر خراب ہو گئی۔ بنگال گورنمنٹ نے رات کے گیارہ بجے جو پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل شہر میں اکا دکا حملوں، بلوہ اور آتشزدگی کی پچاس وارداتیں ہوئیں۔ پانچ مقامات پر پولیس نے اشک آور گیس کے ذریعے مشتعل ہجوم کو منتشر کیا۔ ایک جگہ گولی چلانا پڑی۔ ہوڑہ میں بھی ایک واردات ہوئی۔ مسٹر حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بغیر کسی معقول اور جائز وجہ کے مہاسبھا نے ہڑتال کرنے کی تحریک کر کے پھر امن کو برباد کر دیا ہے۔ آپ نے کہا یہ کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ اس ہڑتال کا مقصد محض لیگ کی وزارت کو بدنام کرنا ہے۔ اور یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ میری وزارت ہندوؤں پر ظلم کر رہی ہے۔ شہر کی گڑبڑ اور ہڑتال کی بنا پر بنگال اسمبلی کی حزب مخالف اسمبلی سے غیر حاضر رہی۔

دہلی ۲۴ اپریل آج صبح سے صدر بازار کے علاقہ میں فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا ہے۔ اس وقت تک ۹ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

ہندوستانی زبان استعمال کرنے کی تحریک

پٹنہ ۲۴ اپریل۔ گاندھی جی نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو اپنے کام کاج کے لئے انگریزی کی بجائے ہندوستانی زبان زیادہ استعمال کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا یہی تحریک کرنے کے لئے میں نے مسٹر جناح کے ساتھ جو مشترکہ تحریک امن کی ہے۔ اس میں انگریزی کے علاوہ ہندی اور اردو میں بھی دستخط کئے گئے تھے۔

نئے وزیر ہند نے چارج لے لیا

لندن ۲۴ اپریل۔ ہندوستان کے نئے وزیر ہند لارڈ لسٹوول نے آج اپنے عہدے کا حلف اٹھا کر اپنے محکمہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔ آپ کو پریوی کونسل کا ممبر بھی بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ وزیر ہند کے لئے پریوی کونسل کا ممبر ہونا ضروری تھا۔

وائسرائے کی مسٹر جناح سے پھر ملاقات

نئی دہلی ۲۳ اپریل آج شام کو وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے پھر ملاقات کی۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے مسٹر جناح کی ہمشیرہ مس فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا۔ کہ اس ملاقات میں دیگر اہم سیاسی مسائل کے علاوہ تقسیم بنگال کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ وائسرائے نے آج بنگال کے مہاسبھائی لیڈر مسٹر شیاما پرشاد مکرجی اور بنگال کے کانگرسی لیڈر مسٹر بی۔ سی رائے سے بھی ملاقات کی۔ اور بنگال کی تقسیم کے مسئلہ پر ان کا نقطہ نگاہ معلوم کیا۔

امرتسر ۲۳ اپریل مسٹر ٹی اکالی دل کے صدر سردار کھڑک سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ اگر مسلم لیگ چاہتی ہے کہ سکھ اور غیر مسلم اس پر اعتماد کریں تو اسے موجودہ فساد اور جھگڑوں کی مذمت کرنے کے لئے کوئی عملی اور ٹھوس قدم اٹھانا چاہیئے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے۔ جب سب سیاسی پارٹیوں آپس میں سمجھوتہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

پشاور ۲۴ اپریل۔ صوبہ سرحد کی حکومت کے مسلم لیگی رکن سردار عبد الرب نشتر وائسرائے ہند اور مسٹر جناح سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے آج بذریعہ طیارہ پشاور پہنچے۔ آپ مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے پشاور آئے ہیں۔

مدراس ۲۴ اپریل کل مدراس اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کی۔ جس میں گاندھی جی اور مسٹر جناح کی طرف سے مشترکہ اپیل امن جوتی کا اظہار کیا گیا ہے۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا مجھے امید ہے۔ کہ اب ہندوستان کی تمام پارٹیاں اپنے اختلافات پرامن طریق سے ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گو برطانوی حکومت کے ۲۰ فروری کے اعلان کے متعلق ابھی تک سرکاری طور پر مسلم لیگ نے اپنے فیصلہ کا اعلان نہیں کیا۔ لیکن ملک کی آزادی کے معاملہ میں مسلمان کسی دوسری قوم سے پیچھے نہیں ہے

شیلانگ ۲۲ اپریل۔ دو ضلعوں کے مسئلہ کے معاملہ میں گورنمنٹ آسام کے خلاف مسلم لیگ نے سول نافرمانی کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے سلسلہ میں آج حکومت اور مسلم لیگ کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتہ کی گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔

پشاور ۲۳ اپریل۔ آج اینٹی کا عظیم الشان اور کثیر التعداد جلوس نکالا جس نے شہر کی گشت کی۔ کچہری پر پکٹنگ لگائی۔ اور چھت پر لیگی جھنڈا نصب کر دیا۔

کوہاٹ میں عدالتیں بالکل بند ہو گئی ہیں۔ پکٹنگ صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ جج اور ان کا عملہ سارا دن باہر کھڑا رہا۔ مردان نوشہرہ میں جلوس حسب معمول نکالے جا رہے ہیں۔

پٹنہ ۲۳ اپریل۔ صدر سینٹ لال پرگنہ ڈالٹن کے اچھوتوں نے صدر چھوٹا ناگپور کے ... اور دیگر قبیلوں کی طرف سے مسلمانان بہار کے مطالبہ تقسیم بہار کی پرزور حمایت کی ہے۔ اور انہیں اپنی مکمل امداد کا یقین دلایا ہے۔

بقیہ صفحہ ۶

اسلام ہے۔ قیامت تک قائم و زندہ ہے تو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

اسلام ہی سدا بہار باغ ہے خدا تعالیٰ کی محبت و معرفت کے تازہ پھل اسلام میں ہی ہیں۔ اس آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کرشن ثانی کو قادیان بھیجا جنہوں نے اعلان کیا۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم لیل و نہار

آج آپ کے موعود خلیفہ ہمارے موجودہ گورو کو خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کا کام سپرد کیا ہے۔ جنکے درشن انسانوں کی تاریکیوں کو دور کرتے ہیں جس کی پاک کلام ابدی زندگی بخشتی ہے ہندو بھائیوں کو مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے یہ سادھو لوگوں کے درشن کرنے سے بہت ہی ثواب ہوتا ہے۔ یہ لوگ سرتاپا تیرتھ ہی ہوا کرتے ہیں۔ ملکہ تیرتھوں کے درشن تو دیر کے بعد پھل لاتے ہیں۔ پر ان پاک ہستیوں سے ملاقات کا پھل جلد ہی مل جاتا ہے۔"

بس آپ لوگ قادیان میں آئیں ہمارے گورو کے بھی درشن کریں۔ اور اپنے دلوں کی تاریکیوں کو دور کر کے ابدی زندگی حاصل کریں۔

(چوہدری) عبد الواحد بی۔ اے واقف